سود کی تعریف ووضاحت

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ سود کیا ہے، اس کی کیا تعریف ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سود اس اضافے کو کہتے ہیں جو عقد معاوضہ میں عوض سے خالی ہوتا ہے اور معاہدہ میں اس کا استحقاق (مستحق ہونا) قرار پایا ہو، یعنی عقد معاوضہ میں عقد کرتے وقت ہی اگر مشروط یا معروف نفع مقرر ہو، جو عوض سے خالی ہو، تو ایسا نفع سود ہوتا ہے، مثلاً اگر قرض دے کر اس پر نفع کی شرط کی جائے تو وہاں نفع سود ہوگا کیونکہ قرض جتنا دیا تھا، اتنی رقم واپس لینا اصل عقد تھا لیکن مشروط کر دیا گیا کہ نفع بھی لیا جائے گا تو وہ سود کی شکل اختیار کر گیا۔

سود کی تعریف کے متعلق ہدایہ میں ہے "الربا ھو الفضل المستحق لأحد المتعاقدين في المعاوضة الخالي عن عوض شرط فيه" ترجمہ: سود وہ زیادتی ہے جس کا عقد معاوضہ میں عاقدین میں سے کوئی بلا عوض مستحق ہو، اور اس کو عقد معاوضہ میں ہی مشروط کیا گیا ہو۔ (الھدایۃ، جلد3، صفحہ 61، دار احیاء التراث، العربی)

اسی طرح فتاوی رضویہ میں اعلی حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "وہ زیادت کہ عوض سے خالی ہو اور معاہدہ میں اس کا استحقاق قرار پایا ہو سود ہے مثلاً سو روپے قرض دئے اور یہ ٹھہرالیا کہ پیسہ اوپر سولے گا تو یہ پیسہ عوض شرعی سے خالی ہے لہٰذا سود حرام ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 17، صفحہ 326، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد حسان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4081

تاریخ اجراء: 04 صفر المظفر 1447ھ/30 جولائی 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net